

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۹ امئی ۱۹۱۶ء | نمبر ۲۰

گلدستہ اخبار

اتحادی فوجیں بھی آہنی دیوار کی طرح ڈٹی ہوئی ہیں۔ جرمنی فوجوں کو چکنا چور کر رہی ہیں۔

روسی فوجیں بھی فرانس میں آرہی ہیں۔ اور آسٹریلیا کی فوجیں بھی شامل ہیں

جرمن ہراساں پریشان ہیں۔ اب اُن کا زور شور تو نہیں ہے گرگئیر بیٹھے ہیں۔

جرمن ولیعہد جو ڈون کی فوجوں کا کمانڈر ہے۔ اب اُس کی نالائقی کا رونا رویا جاتا ہے۔

جرمن شور مچاتے ہیں کہ اس نالائق کو واپس بلاؤ جنگ بازیچہ طفلاں نہیں ہے۔

ہندوستان کی وفاداری مسلم ہے اس وقت جہاں تہاں وفاداری نمک حلالی کا جوش موجزن ہے۔

جرمن لوگ عاجز آکر اب پریذیڈنٹ امریکہ کے ذریعہ صلح کے خواہاں ہو رہے ہیں۔

مگر ہماری طرف سے صلح اسی وقت ہوگی جبکہ جرمنی پوری آن بان لیگا۔ آگے کو شرارت کے قابل نہ رہیگا۔

سلطنت ٹرکی میں بھی صلح کی کوشش سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ شرائط پر غور کر رہے ہیں۔

اس غرض سے سلطان المعظم کے خاص محل میں ایک بھاری کونسل منعقد ہوئی۔

خبر آئی ہے کہ جرمنی کی امداد میں ۸۰ ہزار ترک اور ۴۰ ہزار بلغاری فوجیں فرانس کو جا رہی ہیں۔

اِدھر سے آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی تازہ بتازہ سپاہ فرانس میں دشمن کا قلع قمع کرنیکو آپہونچی ہے۔

روسیوں نے متواتر فتوحات کے ذریعہ ترکی ایرانی سرحد کو عبور کر لیا ہے۔

روسی مقابلہ کی تاب نہ لاکر ترکوں نے اُدرنجان کی خندقیں خالی کردیں۔

اٹلی بھی اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہوکر خوب جوہر دکھا رہا ہے۔

میدان جنگ میں ہلاک شدہ مسلمان سپاہیوں کی تجہیز و تکفین و تدفین مذہبی رسومات کے مطابق ہوتی ہیں۔

دیگر ہم مذہب اس فرض کو بجالاتے ہیں۔ قبروں کی پوری یادداشت رکھی جاتی ہے۔ پتھر نصب کئے جاوینگے

تار برقیات

لنڈن ۱۵ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیمی سالونیکا مخبر ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن کیمپ واقعہ تھمی میں جو دیدیگلی سے ۴۰ میل شمال مغرب کو ہے ۴۰۰ بم پھینکے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ سنٹرل نیوز کا نامہ نگار مقیمی امسٹرڈم اطلاع دیتا ہے کہ کولون اور جرمنی کے دیگر مقامات میں گوشت کے مخفی انبار دریافت ہوئے ہیں۔ برلن کے استراحت خانوں کے منیجر وزیر بلدیات سے مشورہ کریگا۔ ایک جرمن اخبار لکھتا ہے۔ کہ کسی کے گوشت حاصل کرنے کے ٹکٹوں کے ذریعہ سے فی کس فی ہفتہ ایک پونڈ گوشت ملتا ہے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ پیٹروگراڈ ۱۰ مئی کو جو قصر شیرین پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پہلے ایک گاؤں پر سولہ گھنٹوں تک سخت خونریزی ہوئی۔ فارسی سرحد پر جو استثناء ترکی افواج کے ساتھ جنگ کرنے کے بعد سب سے پہلی لڑائی ہے۔ ترکوں نے اس بڑی تاریخی سڑک کی جو میسوپوٹامیہ کو جاتی ہے جان توڑ کر حفاظت اور مدافعت کی مگر آخرکار روسی آتشباری کے ذریعہ سے اُن کو تہس نہس کر دیا گیا۔ اور بعد میں پیادہ فوج نے دھاوا کر کے اُن کو پسپا کر دیا۔

لنڈن ۱۵ مئی سرکاری کا تذکرہ سوال ہے کہ کوہ قاف میں مخلوں کی سمت میں ہماری جاسوس ٹولی کی مٹ بھیڑ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوئی۔ دیاربکر کی جانب ہم نے کردوں کو پسپا کر دیا۔ موصل کی جانب ہم نے شہر رینہ وز پر دھاوا کیا اور سامان جنگ کے ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ دشمن سامان جنگ کے گڈے وغیرہ چھوڑ کر سر توڑ فرار ہو گیا۔ ہمارا رسالہ اُن کے تعاقب میں ہے۔

لنڈن ۱۵ مئی پیرس۔ وردن میں جنگ کا گھمسان ہے۔ گولہ باری خصوصاً پہاڑی نمبر ۳۰۴ کے علاقہ میں زوروں پر ہے۔ شامپین میں بھی سخت گولہ باری تھی۔ فرانسیسیوں نے سروے کے جنوب کی سمت میں دشمن کو نیچا دکھایا اور دشمن کی پہلی صف کی خندقیں لے لیں۔

لنڈن ۱۶ مئی پیرس۔ گزشتہ جنگ کا سرکاری کاغذ مظہر ہے کہ فرانسیسیوں نے میوز کی بلندیوں پر شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے ۲۰۰ میٹر طولانی دشمن کی خندقیں صاف کر ڈالیں اور کچھ آدمی قید کر لئے۔ شامپین میں پہلے تو جرمنی توپخانہ سرگرم کار ہوا۔ بعد میں پلٹنوں نے حملے پر حملے کئے۔ مگر سب رائیگاں ہی گئے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ برطانوی سرکاری مراسلہ کا بیان ہے کہ کل شام کو اور گزشتہ رات کے وقت لوس اور ہیتھون کے ہمارے دفاعی محاذ پر سخت گرما گرمی تھی۔ دشمن نے ہیتھون کے مشرقی خندقوں کے ایک چھوٹے سے حصہ پر سخت گولہ باری کی۔ اور یورش کنندگان وہاں داخل ہو گئے۔ مگر یہ داخلہ صرف چند لمحوں کا تھا ہم نے اوہین زولرن کے شمال کے جرمنی مورچوں پر نہایت سخت اور کامیابی کے ساتھ گولہ باری کی۔ دشمن نے اور زیادہ شمال کی جانب ہماری خندقوں کے محاذ میں ۵۰ گز کے فاصلہ پر ایک سرنگ اڑا دی اور اس کے فم پر قابض ہو گئے مگر تھوڑی سی گولہ باری کے بعد اس سرنگ کے منہ کے کنارے پر ہم نے قبضہ کر لیا۔ ایک جرمن قید کر لیا۔ اور بہت سے مقتول جرمن پائے گئے۔ ہم دو طرف نے بہت شمال مغرب کی سرنگوں کو اڑا دیا۔ پیادہ فوج کی کوئی مٹ بھیڑ نہ ہوئی تھی۔ ہم نے خادکورٹ کے بالمقابل دشمن کے مورچوں پر کامیابی سے گولہ باری کی اور سینٹ ایلائی کے نزدیک دشمن کے خندقی توپخانوں کو خاموش کر دیا۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ روما۔ سرکاری مراسلہ کا بیان ہے کہ الپس کی فوج نے منطقہ اڈامیلو میں ایک خاص جگہ پر قبضہ کر لیا۔ اور دس ہزار فیٹ بلند کرون ڈیل ٹریولو پر اپنا تسلط جما لیا۔ ہم نے وادیٔ لاگو میں تازہ پیشقدمی کی۔ آسٹریوں نے وادیٔ لگارینا میں سخت آتشباری کی۔ جس کا اطالویوں نے کافی جواب دیا اور مونٹ نیرو سے لیکر جونک ایسونزو پر بھاری گولہ باری ہوتی رہی۔

فرانس میں وردن کی جنگ جاری ہے

جرمن فوجیں پے در پے حملے کر رہی ہیں۔ اور پسپا ہوتی ہیں۔

اس وقت تک وردن پر جس قدر حملے ہوئے اُن کی تعداد قریب قریب ستر تک جا پہنچی ہے۔

جرمنوں نے اپنی پوری طاقت ان حملوں میں خرچ کر دی۔ مگر شکست پر شکست کھائی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

عالمگیر انجیلی تحریک

(۴)

یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ یہ بشارتی مہم جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ بڑی تیاری کے ساتھ جو کہ دعا کرنے۔ بائبل پڑھنے اور مسیح کی گواہی دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ شروع کی گئی۔ جس جگہ جہاں کے لوگوں نے سرگرمی سے اور متواتر دعا نہیں مانگی ۔ وہاں یہ روحانی فتحمندی حاصل نہیں ہوئی۔ بغیر ایسی دعا کے روحانی زندگی کا درست ہونا۔ خدا کے ساتھ خاص تعلق کا قایم ہونا کھوئے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا بشارتی مہموں سے ممکن نہیں۔ خدا کے اس عجیب کام کی خبر جلد پھیل گئی۔ اور جنوبی ہند کی متحدہ کلیسیا کے مسٹر کے ٹی پال سے درخواست کی گئی کہ وہ اس کامیابی کے متعلق پرسبٹیرین کلیسیا کی جنرل اسمبلی کے سامنے جو لاہور میں بڑے دن کی رخصتوں میں ہوئی بولیں۔ تیاری کے طریقے کا حال اور اس بڑی بھاری کوشش کے نتیجوں کا ذکر سنکر اور یہ بھی سنکر کہ جنوبی کلیسیا ماہ فروری ۱۹۱۷ء میں ایک اور ایسی ہی کوشش شروع کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ جنرل اسمبلی نے دعا اور بڑی سنجیدگی سے فیصلہ کیا۔ کہ خدا شمالی ہند میں بھی وہ کام کر سکتا ہے۔ جو اس نے کوریا چین اور جنوبی ہند میں کئے ہیں۔ بشرطیکہ ہم بھی شخصی اور مجموعی طور پر اپنے آپ کو پوری طرح سے تیار کریں۔ اور یہ بھی کہ ہم اپنا سب کچھ خدا کو سونپ دیں۔ تاکہ وہ ہم سے کام لے سکے۔ چنانچہ دعا کے بعد جنرل اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ اپنی تمام کلیسیاؤں سے درخواست کی جاوے کہ وہ ایک سال تک دعا اور مطالعہ انجیل کے ذریعہ سے اپنی روحانی تیاری کریں تاکہ سال آیندہ کے موسم بہار میں کلیسیا کے ممبر بشارتی کوشش کے لئے ایک ہفتہ مخصوص کریں۔ اسمبلی نے پورے طور سے محسوس کیا کہ کسی ایسی بشارتی تحریک کے شروع کرنے سے پہلے ضرور ہے کہ کلیسیا نہایت محنت اور کوشش سے تیاری شروع کرے کیونکہ ایسا کام بغیر تیاری کے شروع کرنا ریت پر محل بنانا ہے اُن کو یقین تھا کہ غور سے خدا کے کلام کا مطالعہ اور دلی دعا کرنے سے خدا کے لائق [illegible] نے ہمارے ہی ہو جاینگے۔ ضرورت ہے کہ اس مقام پر ہم اپنے خداوند مسیح کے یہ الفاظ یاد کریں۔ "اگر تم مجھ میں قایم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو کچھ مانگو گے وہ تمہارے لئے ہو جاوے گا" (یوحنا ۱۵: ۷) جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا ۱۵: ۵) آؤ ہم مسٹر شیرووڈ ایڈی صاحب کے الفاظ کو اپنا دستور العمل بنائیں وہ کہتے ہیں کہ جہاں کہیں میں نے مسیحیوں کو باقاعدہ سرگرم دعا اور مطالعہ انجیل اور وفاداری سے گواہی دینے میں مصروف دیکھا وہاں ہی میں نے خدا کی بادشاہت کو بڑے زور سے آتے دیکھا۔ انجیل کا پڑھنا۔ دعا مانگنا اور مسیح کے نام پر گواہی دینا نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم دل سے چاہتے ہیں کہ شمالی ہند پر بھی خدا کی برکت نازل ہو تو ہم کو ان باتوں کے لئے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ غالباً یہ بشارتی مہم ہند کی کلیسیا کے لئے سب سے بڑی اور وسیع ہے۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب ہر ایک پرسبٹیرین کلیسیا اور ہر ایک مسیحی خدا کے لامحدود وسیلوں کو۔ اور مسیح کی بے قیاس دولت اور انجیل کی ہر روز طاقت کا علم رکھتا ہو اور ارادہ کرے کہ میں یہ سب باتیں تباہ ہوتے ہوئے لوگوں کے لئے ممکن بناؤں جنرل اسمبلی کی یہ خواہش اور ارادہ ہر پرسبٹیری کے سامنے غور اور منظوری کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ وہ پرسبٹیریاں جو ہندوستان بھر میں اب تک قائم ہوئی ہیں۔ قریباً ان سبھوں نے جنرل اسمبلی کی کارروائی کو بڑی خوشی سے منظور کیا ہے۔ اور بڑے جوش سے ایسی بشارتی مہم کے لئے تیاری شروع کر دی ہے۔ خدا کرے کہ ہمارا ایمان بھی جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ایسا زیادہ ہو کہ ہم پورا یقین رکھیں کہ خدا شمالی ہند اور ہماری پرسبٹیری کے لئے بھی وہ کام کرنے کے لئے تیار اور فکرمند ہے۔ جو اس نے اور جگہ کیا ہے۔ ہم خدا کے وعدوں اور اس کی بڑی طاقت پر بھروسہ کرکے اور آگے بڑھیں تاکہ یہ بشارتی مہم بڑی کامیاب ثابت ہو جس کے لئے ہم مدت سے انتظاری اور دعا کرتے رہے ہیں۔ خداوند کی طرف سے جس پر ہم بھروسہ رکھتے ہیں یہ وعدہ ہے کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ پاس جاتا ہوں اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہوگے تو میں وہی کرونگا (یوحنا ۱۴: ۱۲-۱۳)

بشپ صاحبان میدان جنگ میں

فرانس کے سینکڑوں پادری صاحبان آج معرکہ کارزار میں مشغول جنگ ہیں۔ اُن میں سے بہت سے معرکوں میں کام آ چکے ہیں۔ بعض ان میں سے ہسپتالوں میں اور دیگر عام کاموں میں معروف ہیں۔ مگر بشپ لوگ عام طور پر چونکہ جنگی عمر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ اس لئے وہ کلیساؤں کی خبرگیری اور نگرانی کے لئے پیچھے ہیں لیکن اس کلیہ قاعدہ کے مستثنیات بھی پائی جاتی ہیں۔ ابتدائے جنگ میں ایک بشپ صاحب فرانسیسی نوآبادیات سے والنٹیر ہو کر آئے اور فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ایک اور بشپ صاحب جو جنگی عمر کے ہیں خود بھی میدان جنگ میں رونق افروز ہوئے اور ان کی تعیناتی ہسپتال کے کام پر ہوئی۔ مگر انہوں نے محاذ پر جانا پسند کیا۔ اور زخمیوں کو اٹھا اٹھا کر لانا اپنا منصبی فرض سمجھ کر مشغول کار ہو گئے اور عین آتشباری میں کام کرتے ہیں۔ آپ کا لباس نیم کلیسائی اور نیم فوجی ہے۔ آپ نے گردن سے ایک صلیب لٹکائی ہوئی ہے۔ جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ انہوں نے واقعی اپنی جان خلاصیت انسان کے لئے عین خطرہ میں وقف کر دی ہے۔

چینی امیر البحر مسٹر لی

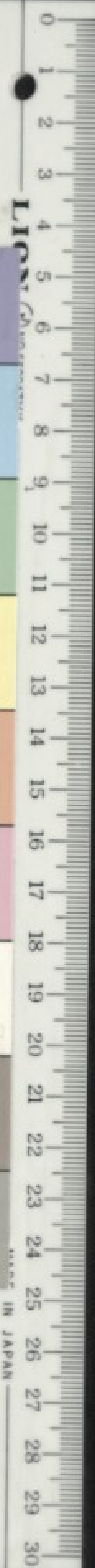
چین کا امیر البحر مسٹر لی مسیحی ہے اس کے علاوہ اور بھی مسیحی چین کے بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر مامور ہیں اور جیسے وہ چینی حکومت کے فرمانبردار اور وفادار ہیں ویسے ہی اُس ہی سرکار احکم الحاکمین کے بھی سچے وفادار اور جان نثار خادم ہیں جنہوں نے ایک نہایت نازک اور سخت آزمائش کے موقعہ پر اپنے ایمان اور حقیقی جان نثاری کا ثبوت دیدیا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے کہ ایک موقعہ پر چین کی نئی حکومت کی اطاعت اور وفاداری کی قسم کھانے کا حکم مسٹر لی اور دیگر بہت سے حکام کے نام صادر ہوا۔ مسٹر لی اور دیگر تین مسیحیوں نے مناسب نہ سمجھا کہ وہ ایک بت پرست مندر میں بتوں کے نام کی قسم کھائیں۔ مسٹر لی اور اُس کے یہ ہم مذہب اس امر پر غور اور گفتگو کرنے کو ایک جا فراہم ہوئے۔ امیر البحر لی نے اُس چھوٹی سی جماعت میں اپنا یہ فیصلہ سنایا کہ خواہ میں عہدے سے معزول ہوں خواہ قتل بھی ہو جاؤں۔ مگر ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ دوسرے تینوں مسیحیوں نے بھی اس پر صاد کیا۔ یہ فیصلہ کر کے وہ پریذیڈنٹ یوآن شیکائی کی ملاقات کو گئے۔ لیکن یوآن شیکائی جاپانی معاملات کی غور و پرداخت میں ایسا مستغرق اور مصروف تھا کہ اُن کی ملاقات نہ ہو سکی۔ وائس پریذیڈنٹ لی نے اُن کو مشورہ دیا کہ جیسا اچھا سمجھتے ہو ویسا کرو اور کہا کہ میری دانست میں اُن مسائل کے مقابلہ میں جن پر یوآن شیکائی غور و فکر کرنے میں مشغول ہے یہ معاملہ ایسا خفیف ہے کہ وہ اُس کا نوٹس بھی نہ لیگا۔ مگر پریذیڈنٹ نے اسبات کا نوٹس لیا۔ اور قسم وفاداری کے موقعہ پر جب اُن کو حاضر نہ دیکھا تو امیر البحر کو عہدے سے علیحدہ کرنا ضروری سمجھا۔

یہ دیکھ کر مسٹر ڈنگ نے دیگر سربرآوردہ مسیحیوں کو ترغیب دی کہ وہ پریذیڈنٹ کے پاس جائیں اور اُس کی مدد کریں تاکہ وہ مسیحی افسر پھر اپنے عہدے پر سرفراز کئے جائیں۔ پریذیڈنٹ یوآن شیکائی نے مسٹر لی کو اس وجہ سے اس کے عہدے پر بحال کر دیا کہ وہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا نیک اور دانا آدمی ہے۔ اور مناسب نہیں کہ ایسا آدمی ہاتھوں سے کھو دیا جائے۔ امیر البحر لی اور اُس کے دیگر تین مسیحی رفیقوں کو اجازت دی گئی کہ جس جگہ اور جس طرح وہ وفاداری کی قسم کھانا چاہتے ہیں ویسا ہی کریں۔ مسٹر لی نے قسم کھانے کے لئے وہ جگہ منتخب کی جس کو آسمان کا مندر یا "آسمان کی ہیکل" کہتے ہیں۔ جہاں شہنشاہ سال میں ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کر کے رعایا کے لئے دعا کیا کرتا ہے۔ یوآن شیکائی نے اس پر اعتراض کیا کہ یہاں تو صرف شہنشاہ یا پریذیڈنٹ ہی دعا کے لئے چڑھ سکتا ہے۔ امیر البحر نے جواباً عرض کیا کہ اچھا نچلی سیڑھیوں پر ہی سہی۔ پس جب یہ اجازت اُن کو مل گئی تو امیر البحر لی اور دوسرے تینوں شخص اُن سیڑھیوں پر جا کھڑے ہوئے اور وفاداری کی قسم بصدق دل پڑھی اور پریذیڈنٹ اور سرکار رعایا کے ساتھ وفادار رہنے کی خدا کے نام کی قسم کھائی۔ اور اس کاغذ پر اپنے دستخط ثبت کئے۔

ہمیشہ کی زندگی

خداوند یسوع کا اصل مدعا اس دنیا میں آنے کا یہ تھا کہ وہ انسان کو ہمیشہ کی زندگی عطا کرے یعنی روحانی طور پر مردہ انسان میں وہ زندگی قائم کرے۔ جو ہمیشہ رہتی ہے۔ نہ کہ ایسی زندگی دے جو ایک زمانہ کے بعد زائل ہو جاوے۔ چنانچہ خداوند نے خود اس مدعا کو صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔ "کہ میں آیا ہوں تاکہ تم زندگی پاؤ"۔ یہ ایسا دعوےٰ ہے کہ نہ تو کسی رشی منی۔ نبی یا اوتار یا گورو نے ایسا دعوےٰ کیا اور نہ ہی





ہو سکتا تھا۔ کیونکہ سب کے سب گناہ کے سبب سے ہمیشہ کی موت کے فتوے کے تحت میں تھے۔ اور اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اُنہوں نے اس طبعی موت پر جو اس روحانی موت کی علامت ہے فتح نہ پائی۔ مگر خداوند مسیح نے اس موت پر فتح پا کر دکھا دیا کہ میں نے ہمیشہ کی موت پر بھی فتح پائی اور یہ طبعی زندگی از سر نو حاصل کر کے بتا دیا کہ ہمیشہ کی زندگی میرے پاس ہے۔ میں نے وہ تمہارے لئے حاصل کر لی۔ اب بھی وہی زندگی تمہیں دینے کو تیار ہوں۔ میرے اس دنیا میں آنے کا یہی مقصد ہے۔ کہ تم زندگی پاؤ۔"

جرمنی کی حالت

چند ایام کا عرصہ گذرا ہے کہ برلن کا ایک

بڑا بھاری کارس گزیدہ سچ میں موجود تھا۔ اس نے اپنے ایک سوئس دوست سے باتیں کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگر ہم اس موسم میں اپنے زیپلنوں اور سب میرینوں (ہوائی جہاز اور بحری سرنگوں) کے ذریعہ انگلستان کو صلح کرنے پر مجبور کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو بس ہمارا کام ختم ہو گیا۔" اس نے یہ بھی کہا کہ بہت سے جرمن معاملہ رس آدمی کے سوائے بربادشدہ مستقبل کے اور کچھ نہیں دیکھتے۔ اور کہ عوام الناس کے گروہ کے گروہ دن بدن گردن کش اور اڑیل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک اور جرمن نے اخبار ڈیموکریٹ کے برن نامہ نگار کو یہ خبر دی ہے کہ برلن کے کارخانوں میں روز بروز ابتری اور بد امنی پھیل رہی ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ خوراک کے سوال سے بھڑک اُٹھتے ہیں جب کبھی خوراک تقسیم کی جاتی ہے تو سلطنت کے ملازمین کے خلاف ان سب سے پہلے تند مزاجی ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس صورت میں سب سے عمدہ چیزیں حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ حرفت پیشہ لوگوں کی بیویاں حال ہی میں اس روش سے ایسی مشتعل ہو گئی تھیں کہ انہوں نے اُن خانذانوں پر بڑی سختی سے حملہ کیا۔ اس لئے ہر صبح امن اور ترتیب قائم رکھنے کے لئے جنگی فوج کا پہرہ لگایا جاتا ہے۔ یہی جرمنی کہتا ہے کہ دو ہفتہ ہوئے جبکہ میں وہاں تھا تو دودھ نہایت کمیاب تھا۔ اور صرف دو سال سے کم چھوٹے بچوں ہی کے لئے میسر آ سکتا تھا اور کہ سور کی چربی تو ایسی گراں تھی کہ حرفت پیشہ لوگ اس کے خریدنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ دودھ کی کمیابی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ دودھ کی نہایت ہی بڑی تعداد فوج میں جاتی ہے۔ اور دودھ کا ٹھنی حصہ سامان جنگ بنانے میں صرف ہوتا ہے۔ گزشتہ سے کارڈ برلن میں آ گئے ہیں۔ اور گزشتہ برلن میں فی کس ۵۰ اگرام ملتا ہے۔ اور دودھ کے کارڈ میونخ میں جاری ہیں۔ اُن کے مطابق دو سال کے نیچے کے بچہ کے لئے ایک لیٹر یومیہ دیا جاتا ہے۔ اور سولہ برس کے بچے کے لئے نصف لیٹر۔ اور سولہ برس سے اوپر کے شخص کے لئے ¼ لیٹر۔

کیا جرمن اسلام کا حامی اور مددگار ہے؟

اس غلط خیال اور محض وہم کی کہ جرمن اسلام

کا حامی اور مددگار ہے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ مستند ذرائع سے تردید ہو چکی ہے۔ مزید قابل اعتبار تردید اس وہم اور بے بنیاد یقین کی اُن کاغذات سے ہو جاتی ہے۔ جو جنرل سمٹس نے مقام موشی واقعہ جرمن ایسٹ افریقہ کے جرمن سرکاری پرانے کاغذات میں سے دریافت کئے ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک کا بیان اس طرح پر ہے "تمام فوجی مقامات کے نام پر۔ تم سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس فرمان کی تاریخ وصولیت کے وقت سے تین ماہ کے درمیان ایک رپورٹ روانہ کرو جس میں یہ بتایا جائے کہ اشاعت اسلام کی خاطر خواہ مخالفت کے لئے سرکاری ملازموں اور سرکاری واعظوں کے ذریعہ سے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ کیا تم اس امر کو ممکن سمجھتے ہو کہ اسلام کی قطعی ممانعت کے لئے ایک قانون بنایا جائے؟ ممکن ہو کہ ایک قاعدہ مقرر کیا جائے جس کے رو سے واعظوں کو تنگ کرنے اور مسجدوں وغیرہ میں وعظ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ وہی ممانعت سرکاری ملازموں کے حق میں بھی مستعمل ہو سکتی ہے۔ ماہران سفارش کرتے ہیں کہ اگر وہاں کے باشندوں کو سور پالنے کی ترغیب دی جائے تو یہ اشاعت اسلام کو روکنے کا موثر وسیلہ ہو گا۔ مہربانی سے اس بات پر بھی غور کرو؟" اس سرکلر پر جرمن ایسٹ افریقہ امپیریل گورنر ڈاکٹر شنی کے دستخط ہیں۔ اور تاریخ تحریر ابتدائے جنگ سے چند ماہ قبل کی ہے۔ اور یہ فرمان جرمن ایسٹ افریقہ کے تمام ڈسٹرکٹ کمشنروں کے نام بھیجا گیا تھا

اسی قسم کا ایک اور بیان

اسی قسم کا ایک اور

کاغذ ملا ہے۔ جس پر ۱۹۱۳ء کے ماہ اکتوبر

میں ڈسٹرکٹ کمشنروں کے نام چند ہدایات بھیجی گئی تھیں۔ اور تین مہینوں کے اندر اندر ان دنوں سے رپورٹیں مانگی گئی تھیں۔ وہ سرکاری ہدایتیں یہ ہیں (۱) اسلامی مذہب کی پیروی سے تمام سرکاری افسروں کی ممانعت (۲) ایک رجسٹر کی تیاری جس میں تمام مسجدوں کی ہر ایک ضلع میں فہرست درج ہو (۳) کوئی شخص ختنہ کی رسم ادا نہ کرے مگر صرف وہی جن کو گورنمنٹ سے اس کام کے لئے لائسنس دیا جائے اور جب وہ ایسے لائسنس کے لئے درخواست کریں تو ایک جرمن افسران کا امتحان یا معائنہ کرے

کیا ابھی بھی کچھ شک باقی رہ گیا ہے کہ جرمن اسلام کا حامی اور مددگار ہے؟ کیا ایسے مخالف اسلام پر ناز کرنا کسی کو سجتا ہے؟ کیا جرمن کی اس پالیسی اور سرکار برطانیہ کی آزادانہ اور حامیانہ پالیسی کے درمیان کچھ نسبت ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ جب کبھی جرمن نے یہ خیال کیا کہ اسلام کی حمایت کرنے سے برطانیہ عظمیٰ کی بے خطر اور مذہبی آزادگی کی پالیسی میں وہ رخنہ ڈال سکتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے برٹش راج کے مسلمانوں کا دل ہاتھ میں لے کر شورش پھیلا سکتا ہے تو اس نے اسلام کی حمایت میں اعلان کر دیا مگر جب اس کو کہیں اس قسم کی کامیابی دکھائی نہ دی تو وہاں اور چال چلا حمایت اسلام کا دم بھر کر اس نے ترکوں کی خوشامد کی اور ان کو جوش دلایا۔ اور نیز اس میں انگریزوں کی طرف سے عناد کا بیج بویا۔ مگر اپنے ہی علاقہ نوآبادیات میں اسلام کا پختہ اثر دیکھ کر اس کے پھیلنے میں سخت رکاوٹ ڈالی حتی المقدور کوشش اور عملی تجاویز کیں۔ جیسا دیگر معاملات میں ویسا ہی اس معاملہ میں بھی وہ برابر بے اصولا چلتا رہا۔ اور اب تک ویسا ہی چل رہا ہے۔ اس کی پالیسی میں سراسر خود غرضی اور نخوت بھرے ہوئے ہیں۔ اور اپنی مطلب براری میں نہ خدا کا خوف اور نہ ہی انسانی ہمدردی اور فلاحیت کا لحاظ رکھا۔ جھوٹ اور ظلم اور بد اخلاقی سے ہر طرح کام لیا جس کا نتیجہ وہ اب بھوگ رہا ہے اور آئندہ کو بھی بھوگے گا۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو لازم ہے کہ اس کے دام تزویر سے ہمیشہ بچتے رہیں اور اس کی زبان کا اعتبار نہ کرتے ہوئے تن من اور دھن سے سرکار انگلشیہ کی مدد میں کوشاں اور سرگرم رہیں جس کے راج میں ان کو پوری مذہبی آزادگی اور بہت سے پولیٹیکل حقوق حاصل ہیں۔ اور آئندہ بہت سی رعایتوں اور سہولیتوں کی توقع اور امید ہے۔

جنگ میں مستعملہ پانی کا استعمال

اخبار انڈین انجینئرنگ خبر دیتا ہے کہ صابن کے پانی کی ہزاروں گیلنیں روزمرہ صاف کیجاتی ہیں۔ اور اس طرح سے صاف کیا ہوا پانی میدان جنگ میں سپاہیوں کے غسل کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ تمام مستعملہ پانی ایک بڑے وسیع حوضچہ یا حوض میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور ہوائی چکی کے ذریعہ سے اس میں چونا خوب ملا دیا جاتا ہے۔ وہ پانی پھر چھ مربع فیٹ کے ایک فلٹر میں ڈالا جاتا ہے جس میں کوئلے بھرے ہوتے ہیں۔ یہاں پانی مقطر ہو کر بالکل صاف اور شفاف اور قابل استعمال ہو جاتا ہے۔ اس میں صابن یا چونے یا میل کا نام و نشان بھی نہیں رہتا۔

ریویوز

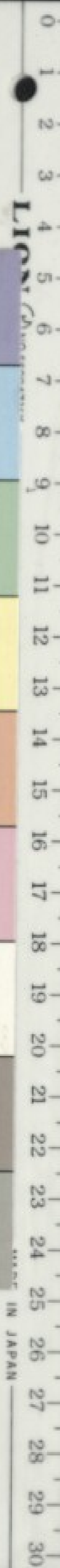
ولیم البرٹ نسل کی سرگذشت

جس کو انگریزی میں پادری یو پی اے کور صاحب ڈی ڈی نے تصنیف کیا اور پادری جے آر چیمبر صاحب ایم اے نے رومن اردو میں ترجمہ کیا۔ کتاب نہایت دلچسپ اور مفید ہے۔ پادری نسل صاحب کی دینداری علمیت اور خداوند کے لئے خدمت میں انہماک اور ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ ان کے دکھ سکھ میں ہمدرد ہونا۔ اور ان سے بھائیوں کی طرح ملنا ایسے کارنامے نمونہ ہیں کہ مشنری صاحبان میں ان کے نمونہ کا آدمی بہت کمیاب ہے ایسے نمونے دیکھ کر خدمت میں دل لگتا ہے اور دینداری میں ترقی ہوتی ہے۔ برادرانہ الفت میں کمال حاصل ہوتا ہے۔ میتھوڈسٹ پبلشنگ ہاؤس لکھنؤ یا نارتھ انڈیا بک اینڈ ٹرکٹ سوسائٹی الہ آباد سے بقیمت موازی ۴؍ مل سکتی ہے۔

پولس کی سرگذشت

من تصنیف پادری ایچ سی ویلیٹی صاحب ایم اے پروفیسر تھیولاجیکل سیمنری سہارنپور زبان رومن اردو پولس رسول کی مختصر مگر نہایت مفید اور دلچسپ سوانحعمری ہے۔ تمام ضروری مطالب بخوبی پاک کلام کی روشنی میں بڑی توضیح کیساتھ بیان کیا۔ مضامین اور عبارت سادہ مگر دلکش ہیں۔ متعلمان سیمنری اور دیگر عام مناد اور واعظ اور پادری صاحبان ضرور پڑھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ موازی ۸؍ قیمت ہے

امریکن مشن بک سٹور لودیانہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔



مراسلات

مختصر حالاتِ زندگی

جناب

منشی پیارےلال صاحب شاکر میرٹھی

ناظرین نورافشاں شاکر صاحب کے نام نامی سے آشنا ہیں۔ یہ اہل قلم مسیحیوں میں سے اعلےٰ پایہ کے جرنلسٹ ہیں۔ آج آپ کا نام اخباری دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خدا نے اس جوان ہمت مسیحی کے قلم میں بڑا زور بخشا ہے۔ مسیحی سوسائٹی کے واسطے یہ فخر کا باعث ہیں۔ ہمیں نے اُن کے حالات سفرنامہ گورکھپور میں لکھے تھے۔ مگر افسوس کہ وہ سفرنامہ زیر شائع نہ ہو سکا۔ کیونکہ کافی خریداری کی درخواستیں نہ آنے کی وجہ سے چھپ نہیں سکا۔ اُس میں سے چند سطریں اُن کے حالات کی بابت ناظرین نورافشاں کے واسطے نقل کئے دیتا ہوں۔ جس سے اتنا پتہ لگ جائیگا کہ ہمت مردان مدد خدا۔ اگر انسان کچھ کرنا چاہے تو کیا نہیں کرسکتا۔

شاکر صاحب پیدائشی مسیحی ہیں جن کو آجکل کے نو تعلیم یافتہ بورن کرسچن کہتے ہیں۔ شاکر صاحب نے اگرچہ موجودہ مسیحی سوسائٹی میں تعلیم پائی ہے۔ مگر خیالات کے لحاظ سے اُنچ الاعتقاد ہندوستانی ہیں۔ خانگی بیہودیوں اور خاندانی حادثوں کی وجہ سے اعلےٰ تعلیم سے محروم رہے ہیں ۱۸۹۶ء تک میرٹھ میں تعلیم پاتے رہے۔ پھر تلاش روزگار ۱۸۹۷ء پنجاب میں آئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۷ برس کی تھی۔ کچھ عرصہ بمقام واگا مس ڈیوی صاحب کی خدمت میں رہے۔ وہاں سے نکلکر فیروزپور میں آرسنل ورکشاپ میں نقشہ کا کام سیکھنے لگے۔ چونکہ اس کام سے طبیعت کو مناسبت نہ معلوم ہوئی۔ لہذا اس کام کو ترک کرکے ۱۸۹۸ء واپس ہندوستان کو چلے گئے۔ آر۔پی مشن مظفرنگر میں مدرسی اور کلرکی اختیار کی۔ چونکہ طبیعت پڑھنے والی تھی مطالعہ بھی جاری رکھا۔ ساتھ ہی مضمون نویسی کی مشق بھی کرتے رہے۔ یہاں ۳ سال کام کیا۔ پھر واپس پنجاب کو چلے آئے۔ سیالکوٹ مشن گجرات میں واعظ انجیل کا کام کرتے رہے۔ ۱۹۰۶ء میں اخبار تحفۂ سرحد نوں کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ چونکہ ایسے جوانوں کی طبیعت ترقی کے واسطے بےقرار رہتی ہو ۱۹۰۷ء میں کانپور کے اخبار زمانہ کے سب ایڈیٹر مقرر ہوکر کانپور پہنچے۔ مگر یہاں ایک سال بھی پورا نہ گذرا کہ بوجوہات چند زمانہ سے قطع تعلق ہوگیا۔ اور مشن پریس میں پروف ریڈر مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی ایک نکٹری جاری کردی۔ مگر جنہوں نے شغلوں میں جوتیاں چٹخائی ہوں اُن سے نکٹری کے کام کب چلے۔ چند روز ہی میں لال جی کا دوالہ نکل گیا۔ بالآخر ۱۹۰۹ء میں داخرپت بسنتیا توں ہتی بہنا۔ اخبار مخزن مسیحی کے اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ مگر دل میں وہی دھن کہ بڑھے چلو۔ ۲ برس اس کو خوب نبھایا۔ پھر الہ آباد کے مشہور رسالہ ادیب کے ایڈیٹر مقرر ہوگئے۔ یہ وقت شاکر صاحب کے عروج کا تھا۔ ادیب کی ایڈیٹری نے شاکر صاحب کے نام اور کام کو چار چاند لگا دیے۔ ایسی کامیابی سے اس کام کو نبھایا کہ تمام ہندوستان میں شہرت ہوگئی۔ جب اس طرح امرا، روسا، علماء و فضلاء، راجگان اور نوابوں میں شہرت ہوئی۔ تو پھر غلامی کون کرے۔ یہ دن تو وہ خدا سے مانگتے تھے۔ جھٹ ادیب سے الگ ہوکر لکھنؤ میں اپنا رسالہ العصر جاری کردیا۔ اس رسالہ کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ ناظرین العصر خوب جانتے ہیں کہ ادیب اور زمانہ بھی اس کے سامنے ماند ہوگئے۔ اس رسالہ کی بدولت شاکر صاحب حیدرآباد اور بھوپال جیسی اسلامی ریاستوں میں کافی سے زیادہ عزت پاگئے۔ جہاں سے معقول امداد ملتی رہی۔ دونوں ریاستوں میں بڑی عزت سے قبول کئے گئے چنانچہ حیدرآباد میں مہاراجہ کشن پرشاد کے ہاں برابر ایک مہینہ مہمان رہے۔ بیگم صاحبہ بھوپال کی قدمبوسی نصیب ہوئی۔ اُنہیں کی اجازت سے آپ نے **برکات سلطانی** مختصر لائف بیگم صاحبہ ممدوحہ کی تصنیف کی ہے۔ جو اس وقت میرے زیر ریویو ہے بیگم صاحبہ نے ازراہ قدردانی ۵ سو جلد خرید فرمائی ہیں۔ یہ ۵۶ صفحہ کی کتاب اعلےٰ کاغذ پر نہایت خوشخط اور خوش وضع چھپی ہے۔ دیکھکر دل خوش ہوجاتا ہے۔ بیگم صاحبہ کی علمی قدردانی جیسی کہ مشہور عالم ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایک مسیحی کی تصنیف کو درجہ قبولیت بخشا اور معاوضہ بھی فرمائی۔ اس کتاب میں بیگم صاحبہ کے بچپن کے حالات۔ حکومت اور انتظام کا بیان اور ریاست کے نظم و نسق کا خاکہ کھینچا ہے اور علمی قدردانی کو خوب ظاہر کیا ہے۔ نیز تعلیم میں آپ کی دلچسپی تعلیمیافتہ ... ریاست سے ... چرچا ہے۔ بیگم صاحبہ چند مرفہ الحال ... ہیں بلکہ صاحب تصنیف بھی ہیں۔ چنانچہ آپ کی تصنیفات کا ... اس کتاب کے آخر میں ...

گیا ہے۔ بگر صاحب کی تصنیفات میں سے چند یہ ہیں (۱) تزک سلطانی (۲) گوہر اقبال۔ (۳) خزانہ اقبال (۴) تندرستی (۵) تربیت اطفال (۶) ہدیۃ الزوجین (۷) بچوں کی پرورش (۸) ہدایات تیمارداری (۹) حیات شاہجہانی۔ (۱۰) خطبات سلطانی (۱۱) روضۃ الریاحین۔

برکات سلطانی قابل دید کتاب ہے قیمت پر مصنف صاحب سے مل سکتی ہے۔ آپ کا پتہ اتنا کافی ہے۔ بکھنو۔ ایڈیٹر النصر۔

خاکر صاحب کی لیاقت کا لوہا اخباری دنیا میں مانا گیا ہے۔ آپ کی تصنیفات بھی اس کی شاہد ہیں۔ اُن میں سے چند یہ ہیں:۔

حدیقۃ الاخلاق ۲ مصباح الادب ۳ گلزار سخن منظوم ۴ تذکرہ خادمان مسیح ۵ تذکرہ ولیم کیری صاحب ۶ جرح ۔۔۔ ہندی اربلین گیگ ہندی۔ وفا کا پتلا ناول ۸ تاج شہادت ناول ارکنی الگتیا ہیں زیر طبع بھی ہیں۔

مسیحی جوانو! دیکھو کہ ایک مسیحی جوان کس طرح ترقی کرتا ہے۔ باوجودیکہ دن رات ہندو مسلمانوں میں اور اسلامی ریاستوں میں پھرتا ہے مگر ایمان میں مضبوط مسیح کا وفادار سپاہی ہر جگہ مسیح کا گواہ۔ وہ مسیحی نام سے شرماتا نہیں۔ خدا کا شکر ہو میں دل سے خوش شاکر کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

راقم ۔۔۔ واعظ

کوشش درکار ہے

اگر آپ تھوڑی کوشش کریں تو یقیناً کئی خریدار پیدا کر سکتے ہیں۔ ورنہ ایک خریدار پیدا کرنا تو کوئی مشکل بات نہیں۔ اس سال اس ہفتہ ضرور ایک خریدار دیجئے۔

مہاتما سائیں سندر سنگھ صاحب کے واقعات

عزیز ناظرین نور افشاں سائیں سندر سنگھ صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہوں گے کیونکہ اُن کے متعلق اکثر مضامین اور واقعات شایع ہوتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴ ماہ اپریل کے نور افشاں میں اُن کی خدمت کا پھل ناظرین کے آگے پیش ہو چکا ہے جس کے پڑھنے سے تمام ناظرین کا دل محظوظ ہوگا۔ چند عرصہ ہوا کہ سائیں سندر سنگھ صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ یوں تو اس سے پیشتر بھی میں کئی دفعہ اُن سے ملاقات کر چکا ہوں۔ میں ہمیشہ اُن سے اس بات کا طلبگار رہا ہوں کہ وہ اپنے روحانی تجربات اور مشاہدات کو میرے آگے پیش کیا کریں۔ میری جب کبھی اُن سے ملاقات ہوئی اکثر انہی تجربوں کی بابت جو مسیحی خدمت میں انہوں نے سیکھے ہیں پچھلی دفعہ جب میری اُن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے چند ایک واقعات مجھے بتلائے جو شاید اُن کے مجموعہ واقعات کی چھوٹی کتاب میں وہ درج نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے چاہا کہ بھائیوں کے ایمان کی مضبوطی کے لئے اُن واقعات کو شایع کراؤں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اکتوبر ۱۹۰۵ء یہ وہ تاریخ اور سال ہے جس میں سائیں سندر سنگھ صاحب نے اوّل ہی اوّل مسیحی خدمت کو اس فقیرانہ طریقے میں کرنے کی تجویز کی۔ اور یہی شاید اُن کا پہلا واقعہ ہے۔ سائیں سندر سنگھ صاحب رڑکی سے میرٹھ جا رہے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا اور دھوپ بھی اچھی پڑ رہی تھی۔ پاؤں ننگے تھے اور چلتے چلتے پاؤں میں چھالے بھی پڑ گئے تھے۔ بھوک اور پیاس شدت سے لگ رہی تھی۔ راہ میں ایک شخص ملا جو ایک بھیڑ کے بچے کو گود میں لئے بیٹھا تھا۔ اس وقت سائیں جی بھوک سے بیتاب ہو رہے تھے اور شیطان اس حالت میں بار بار روٹی کا سوال اُن کے آگے پیش کر کے اُن کو آزما رہا تھا۔ وہ اس شخص کے پاس گئے۔ اُس شخص سے سائیں جی نے پوچھا کہ آپ اس بھیڑ کو گود میں لئے بیٹھے ہیں۔ کیا آپ کا بھی آگے چلنے کا ارادہ ہے۔ اُس شخص نے سائیں جی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور جب بیٹھ گئے تو اُس نے کہا کہ یہ بھیڑ ہمیشہ میری آواز پہچانتی ہے۔ غیر کتنا ہی اسے بلاوے اُس کے پیچھے کبھی نہیں جاتی اس وقت مجھے خداوند مسیح کی بات یاد آئی۔ کہ میری بھیڑیں میری آواز پہچانتی ہیں اور میرے پیچھے چلتی ہیں۔ اس سے سائیں جی کے دل کو بڑی تقویت ہوئی۔ یہ کہہ کر وہ شخص بھیڑ کو لے کر چلدیا۔ سائیں جی بھی تھوڑی دیر کے بعد اُٹھے اور اُس شخص کے پیچھے چلے۔ مگر تھوڑی جگہ میں اسی صاف جگہ میں وہ شخص سائیں جی کی نظروں سے مع بھیڑ غائب ہو گیا۔ یہ دیکھکر سائیں جی بہت حیران ہوئے آخر سڑک سے اُتر کر ایک گاؤں کا رستہ لیا۔ جو ایک پگڈنڈی سے ہو کر جاتا تھا۔ تھوڑی دور ایک زمیندار نے جو ہل چلا رہا تھا سائیں جی کو آواز دی کہ ایک برہمن آپ کو اس طرف بلا رہا ہے سائیں جی اس برہمن کے پاس گئے اور کیا دیکھتے ہیں کہ وہ برہمن ایک تھال میں روٹیاں اور دال لئے کھڑا ہے۔ اور سائیں جی کو بٹھلا کر اس نے کھانا کھلایا۔ اس کے بعد سائیں جی نے اُس سے پوچھا کہ یہ روٹی کھلانے کا خیال

آپ کو کہاں سے آیا۔ برہمن نے کہا کہ ہم یہاں دو شخص ہیں اور میں ہمیشہ اپنے ہاتھ سے روٹی پکاتا ہوں۔ مگر میں نہیں جانتا کہ آج میں نے کیوں اندازے سے زیادہ روٹی پکالی۔ تب سائیں جی نے جانا کہ میری سخت بھوک اور پیاس کی حالت میں خدا نے میری مدد کی اور اس سے سائیں جی کا ایمان اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔

یکم مارچ سنہ ۱۹۰۹ء موضع کامیان جنگ بن تھانہ سے ہو کر ایک گاؤں کو سائیں جی پیدل جا رہے تھے۔ اور تین دن سے متواتر سائیں جی کو کوئی خوراک نہ ملی تھی۔ جب گاؤں میں منادی شروع کی تو لوگوں نے سخت مخالفت کی اور جب رات ہوئی تو گاؤں میں بھی رہنے کو جگہ نہ دی۔ وہاں سے نکلکر سائیں جی جنگل کی طرف چلے گئے۔ اس موقعہ پر شیطان نے ان کو بہت آزمایا۔ بار بار روٹی کا سوال پیش کیا اور کہا کہ تو اتنے بڑے مالدار آدمی کا بیٹا ہے۔ کیوں بھوک سے مر رہا ہے۔ باپ کے گھر واپس جا۔ سائیں جی بھی سوچتے تھے کہ آج رات میں مر جاؤنگا۔ اور اس خیال میں بہت دیر تک روتے رہے۔ آخر دعا کے بعد خوشی حاصل ہوئی اور سائیں جی سو گئے۔ قریباً آدھی رات گذری ہوگی کہ دو شخص آئے اور سائیں جی کو ہاتھ سے پکڑ کر جگایا۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں روٹی اور دوسرے کے ہاتھ میں صراحی تھی۔ سائیں جی حیران تھے کہ دشمن کا دل کیونکر نرم ہو گیا۔ انہوں نے چاہا کہ ان کا شکریہ ادا کریں۔ مگر ان آدمیوں نے کہا کہ پہلے کھانا کھا لیں یہ غذا کافی اور لذیذ تھی۔ سائیں جی نے خوب کھانا کھایا۔ اس کے بعد کمبل پر سے اٹھے تاکہ ان لوگوں کا شکریہ ادا کریں۔ مگر آناً فاناً وہاں سے سب کچھ غائب ہو گیا۔

افغانستان میں دورہ کرتے ہوئے ایک جگہ سائیں جی کو بہت بھوک لگی۔ گاؤں میں سے گذر رہے تھے۔ ایک سات برس کا لڑکا روٹی لئے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس نے سائیں جی کو بلا کر روٹی دے دی۔ مگر کچھ اور نہیں بولا۔ سائیں جی روٹی لے کر آگے چلتے بنے۔

ٹہری گڈھوال (یہاں راجہ کی طرف سے کسی عیسائی کو منادی کرنے کی اجازت نہیں) سائیں جی نے یہاں منادی کی۔ لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ راجہ کے آدمیوں نے پکڑ کر سائیں جی کو قید میں ڈال دیا۔ قید خانہ میں بھی انہوں نے قیدیوں کو کلام سنایا۔ بار بار وارنٹ منع کیا۔ آخر چوبیس گھنٹے کے بعد راجہ کو اطلاع دی اور انہوں نے ان کو رہا کر دیا۔ مس ورڈسن صاحبہ کو معلوم ہوا اور وہ ان کو اپنے گھر لے گئیں ان کے مکان پر بھی لوگوں میں منادی کی اور ایک تھانہ دار کو انجیل بھی دی۔

تبت روڈ جنگل کا رستہ۔ گاؤں میں منادی کرنے کے بعد سائیں جی سڑک سے اتر کر دعا مانگنے کے لئے ایک غار میں جو چٹان کے پاس تھا گئے خاموشی کی حالت میں ان کو زور سے سانس کی آواز سنائی دی۔ ادھر ادھر دیکھا مگر پھر دعا میں مشغول ہو گئے۔ دعا کے بعد دیکھا تین فیٹ کے فاصلہ پر ایک بڑے پتھر کے پیچھے ایک شیر بیٹھا سانس لے رہا ہے۔ اور اس کی نظر سائیں جی کی طرف لگی ہے۔ سائیں جی جلدی سے غار سے نکلے اور گاؤں میں لوگوں کو خبر دی۔ لوگ بندوق لے کر آئے۔ مگر شیر وہاں نہ ملا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ شیر گھروں سے بچے اٹھا لے گیا ہے۔ مگر سائیں جی خود اس کے گھر سے زندہ بچکر آ گئے۔

ناسک۔ اس شہر میں ایک مشنری صاحب رہتے تھے جس کی بات علم نہیں کہ وہ کس نے وہاں بھیجا۔ سائیں جی سفر سے تھکا ماندہ۔ بھوک اور پیاس سے بیتاب اس خیال سے مشنری صاحب کے بنگلہ پر گئے کہ وہاں سے پانی پئیں گے لیکن صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی۔ سائیں جی اداس ہو کر بنگلہ سے نکل آئے قریباً ایک فرلانگ گئے تھے کہ صاحب نے نوکر کو بھیج کر سائیں جی کو بلوایا جب یہ آئے۔ صاحب نے ان کا نام پوچھا اور کہا کہ ایک پارسل تمہارے نام کا ولایت سے میرے پاس آیا ہے۔ جو چھ ماہ سے میرے پاس ہے۔ مگر تمہارا پتہ معلوم نہ تھا۔ وہ پارسل صاحب نے ان کو دیا۔ سائیں جی صاحب کو سلام کر کے پارسل لے کر چلدیئے اور ایک ندی پر جو وہیں تھی بیٹھکر پارسل کھولا جس میں سے کیک نکلا۔ اس وقت سائیں جی کا دل خدا کی ایک محبت سے لبریز ہو گیا۔ کیونکہ سائیں جی بہت دیر سے بھوکے اور پیاسے تھے۔ اور یہ کیک کھا کر سیر ہوئے۔ سائیں جی کے پاؤں زخمی تھے۔ اور اس وقت یہ پیدل سفر نہیں کر سکتے تھے۔ سائیں جی چاہتے تھے کہ صاحب سے کچھ روپیہ کرایہ کے لئے لیں۔ مگر جبکہ یہ کیک کھا رہے تھے تو اس کیک میں سے ایک پونڈ نکلا جس سے سائیں جی کی خوشی اور خدا کی محبت ان کے دل میں دوبالا ہو گئی اور سائیں جی کا ایمان خدا کی ذات میں ازحد

مضبوط ہوگیا۔

ان واقعات سے ہمارے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح خداوند اپنے بندوں کو سنبھالتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اور واقعات بھی لکھونگا۔ بشرطیکہ زمانے نے فرصت دی ہو۔

ہیں یوں تو عاشق خدا کے سارے جنوں میں تجھ میں ہیں آپ سارے
ہیں انکا بندہ بنونگا جنکو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

مرقومہ جارج ملٹن ناصر ۔ از نور دیانند

مسدس کپتان آزاد

جب کبھی ادب اردو کو ترقی ہوگی اور کبھی مسیحی شعرائے اردو کا تذکرہ لکھا جائیگا تو کپتان الگزینڈر ہیڈلی المتخلص بہ آزاد کا نام غالباً سرِ دفتر ہوگا۔ کپتان آزاد نہایت پرگو اور قادر الکلام شاعر ہو گذرے ہیں۔ آپ سے ایک دیوان یادگار ہے۔ جو صرف ایک مرتبہ ۱۸۶۳ء میں مطبع احمدی آگرہ میں چھپا۔ اب اس قدر عدیم الحصول ہے کہ باوجود کئی سال تک تلاش کرنے راقم الحروف کو تاحال دستیاب نہ ہوسکا۔ ایک بار محض بر حسب اتفاق ایک شخص سے دیکھنے کو ملگیا تھا۔ چند اوراق اور یہ مسدس نقل کر لیا گیا۔ جو مسیحی شائقین فن کے واسطے جرأت آموز ہے۔

احقر۔ ایس ڈبلیو جبلر۔ جمنا مشن
الہ آباد

تیری رحمت حامیٔ رزق گدایاں یا مسیح
تیری بخشش تاج بخش زاہداں یا مسیح
تیری شفقت ہر کس و ناکس کی نگہباں یا مسیح
تجھی سے نیک و بد کی مشکل آساں یا مسیح

ساقیٔ کونین شاہ دو جہاں تو ہی تو ہے۔
یا مسیحا چارہ ساز عاصیاں تو ہی تو ہے
تیری ہی رحمت کی ہے شاہ و گدا کو احتیاج
تیری ہی رحمت کی رند و پارسا کو احتیاج
تیری ہی رحمت کی مہر ضیا بار کو احتیاج
تیری ہی رحمت کی مہتاب و سہا کو احتیاج
ماسوا اللہ تیرے سب شہا محتاج ہیں
انس و حیوان و ملک جن سب محتاج ہیں

گلشن دل کا ہے تیرا ابر رحمت آبیار۔
نیک و بد اعمال سے ہے گو خزاں تھا بہار
ہر روش ہر رنگ میں ہے فیض تیرا آشکار
سبزۂ نوخیز و نکہت غنچہ و گل برگ و بار۔
اس چمن کی سر و آدم سے تیرے بنیاد ہے
بوستان دل تیرے اخلاق سے آباد ہے۔

عالم ظاہر میں آیا عالم مستور سے
روشنی دی دیدۂ اعمیٰ کو اپنے نور سے
کر دیا مہجور رحمت کو تن رنجور سے
مردۂ بیجاں کو زندہ کر اٹھایا گور سے
تو نے صحت دی مریضاں جہاں کو آن میں
بخش دی تو نے تواں ہر ناتواں کو آن میں

حق کی راہ شریعت رہروؤں کے واسطے۔
رہنما خود کو بنایا گمرہاں کے واسطے۔
رنج کھینچے تیرہ کاران جہاں کے واسطے
جان دی تو نے نجات عاصیاں کے واسطے
تو نے عالم میں گوارا کیں مصیبت سینکڑوں
خلق کے بدلے سہیں شاہا اذیت سینکڑوں

تو یہاں تک مہرباں شاہا ہمارا ہوگیا۔
آپ مرنا تمہیں ہم کو گوارا ہوگیا
لطف ہر عالم میں تیرا آشکارا ہوگیا
بس ہمیں دارین میں تیرا سہارا ہوگیا

خلق کی بخشش نہیں گر تو نہ آتا دہر میں
عفو عصیاں کا نہیں ملتا نہ پاتا دہر میں
تو نے عالم اپنی قدرت کا دکھایا ہے ہمیں۔
دام تزویرات شیطان سے چھڑایا ہے ہمیں
تو ہی شاہا جادۂ طاعت پہ لایا ہے ہمیں۔
از سر نو تابع فرماں بنایا ہے ہمیں۔

گر نہ ہوتا جلوہ آرا دہر میں تجھ سا شفیع
خسروا ہم سب کو شیطاں اپنا کر لیتا مطیع
تجھ کو شاہا پورا اپنا کر چکا ہے رب قدیر
کوئی غیر از حق نہیں کونین میں تیرا نظیر
تیرے رتبہ کو کوئی کیا پہونچے انسان حقیر
اہل عالم خاک کے ذرے ہیں تو مہر منیر۔

تو ہے فرزند خدا فرزند پیارا جان سے
ذات حق ہر آئینہ ظاہر ہے تیری شان سے
وا کیا تیرے احبا پر ہیں افضال کریم
منتظر ہیں تیرے اعدا کے لئے نار جحیم
حشر میں تیرے محب کو شادیاں بے خوف و بیم
منفعل ہوگا قیامت میں شہا ہر ناخسیم
تجھ سے جو الفت رکھے وہ دوست ہے اللہ کا
روسیہ دارین میں ہوگا تیرے بدخواہ کا

خسروا از بسکہ ہیں میری خطائیں بے حساب
عاصیان دہر میں اصلا نہیں میرا جواب
قابل بخشش نہیں ہوں میں اور لائق قہر و عتاب
بس نصیحت ہی ہمارا کام ہے سن لے جناب
اور کچھ چارہ تو آتا نہیں اپنا مجھے
تیری الفت پر توکل ہے شفاعت کا مجھے

نے مجھے توقیر کی خواہش نہ عزت چاہئے
نام کا حوال نہیں عظمت و شوکت چاہئے
میں نہ طالب ہوں حکومت کا نہ دولت چاہئے
تجھ کو شاہا صرف تیرے وصل کی طاعت چاہئے



مبتلائے غم ہوں اپنا عشق دے اور شاد کر
یا مسیحا بند عصیاں سے مجھے آزاد کر

علم التعلیم

گذشتہ سے پیوستہ

نقشہ مندرجہ بالا پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے قوائے انسانی کی ایک عام کیفیت معلوم ہو جاتی ہے لیکن ان میں سے چند امور غور طلب ہیں (۱) نفس کسی شے کا علم حاصل کرتا ہے اُسے (تعلّم) کہتے ہیں۔

(۲) نفس کسی شے میں رنج و خوشی کو محسوس کرتا ہے اُسے (ذاتی) کہتے ہیں۔

(۳) نفس کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے اُسے (ارادہ) کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا تین خواص ہر ایک شخص میں خواہ بچہ ہووے یا بڈھا یا جوان پائے جاتے ہیں استاد کے لئے ضروری بات ہے کہ قوائے انسانی کی ترتیب پر غور کرنے سے پیشتر ان امور پر غور کرے۔

فرائض تربیت:۔ تعلیم و تربیت کا کام صرف استاد ہی کا نہیں ہے۔ بلکہ وہ مختلف فریق کا ہے۔ (۲) استاد (اوّل) والدین سب سے پہلا استاد اس امر میں ماں دوسرے باپ تیسرے اُستاد ہے۔ ماں باپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ خود بتا نہیں سکتے تو اُن کو معلوم کرنا چاہئے کہ وہ خود ابھی تک نہیں سنے ہیں بہت

. . . .

. . . .

. . . . مثن

کی ملازمت کو حقیر اور بھیک منگوں اور مردہ شوؤں کی ملازمت قرار دیتے ہیں اور خود جانتے ہیں کہ اپنی بھیک منگوں کے پیسہ سے تم اشراف زادے ٹائی۔ کالر اور ہیٹ لگانے والے ہوئے ہو۔۔

. . . .

. . . . اُن کی تعریف ان الفاظ میں کر سکتے ہیں کہ اُن کی شرارت اُن کی شرافت سے افزوں ترتھی۔ میرے مسیحی بھائیو کیا اس میں ان لڑکوں کا قصور ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اُن کے والدین کی زندگی نے ان پر یہی اثر پیدا نہیں کیا۔ انہوں نے اس پاک اور اعلےٰ خدمت کی عظمت کو دنیاوی اور ہم جنسوں کی غلامی سے زیادہ اُن پر ظاہر نہ کی یہی باعث ہے کہ وہ ایسے بگڑ گئے پھر اس کے بعد طلبا کے بگڑنے یا بننے کے ذمہ دار اُستاد ہیں۔ اگر طلبا کی تربیت اعلیٰ درجہ کی ہووے تو ان کے استاد اُستاد کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور اگر طلبا بد درجہ کے اوباش اور بد چلن اور بد اخلاق ہیں تو اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ اُستاد کا قصور ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل ہدایتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) صحت جسمانی کے لئے خوراک پوشاک اور کھیل کود کا سامان مہیا کیا جاوے۔

(۲) جب بچہ کچھ بولنے لگے تو اُس کے سامنے صحیح الفاظ بولے جاویں

(۳) جب طلبا بڑے ہوویں تو اُن کے سامنے فرضی اور ناممکن الوقوع قصہ کہانیاں اور بیہودہ اشعار اور ناول اور بھوت پریت کی بے بنیاد کہانیاں نہیں ذکر کیجاویں۔

(۴) نیک عادتیں پیدا کی جاویں یعنی جن لوگوں میں ہمارے طلبا رہیں وہ سب اچھے اخلاق والے ہوویں۔ خاصکر ہم مسیحیوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ قابل تقلید نمونہ!!

(۵) ان میں عادت پیدا کیجاوے۔ یعنی کسی کام کو کرتے کرتے انسان میں یہ خاصیت پیدا ہو جاوے کہ بغیر اس کے کئے رہا نہ جاوے اور کرنے سے حظ حاصل ہووے۔ لہٰذا نیک کاموں اور اخلاقی تربیت میں عادت پیدا کرنا ضروری ہے۔

(۶) محنت اور نفس کشی کرائی جاوے۔ یعنی لڑکپن ہی سے اپنے آپ کو روکنے اور محنت کرنے کی عادت پیدا کیجاوے۔

(۷) محبت اور اتفاق کے قانون پر عمل کیا جاوے لڑکے استاد کو اپنا مربی اور دوست اور بھلائی چاہنے والا یا بھی خواہ سمجھیں اور سب ملکر اتفاق سے کام کریں۔ باقی دارد

دلچسپ خبر

پنجاب پرنٹنگ کمیٹی کی زنانہ کمیٹی نے گزشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں۔ اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے ان کو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق برابر خبر پہنچائی جایا کرے سب صاحبان نیچے لکھی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ ٹکٹ ضرور آنا چاہئے۔

(۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں (۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو اس کا پورا نام اور پتہ لکھنا چاہئے۔ (۴) جب ملازمت ملجائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دینا چاہئے۔

المشتہر ویس ایس ایم ویسی صاحب
اسسٹنٹ مشن قصور۔
پنجاب۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور وسیع کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے اساتذہ صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں اماہ اپریل کے آخر تک چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ۔

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر ہے۔ اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

اے۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی آئی ایل
لودیانہ۔ پنجاب۔ آئی جانیں

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے آؤن دست اور ہیضہ کے لئے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برین نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور دیگر کلوروڈائن سے کہیں بہتر ہے اس لئے بازاری کلوروڈائن نہ خرید کرکے اس کلوروڈائن کو خریدیں قیمت ۶ر اور ایک درجن کے چار روپیہ محصولڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت
کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۷ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ متعلقہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحب کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک فی طالب علم ۵ر ماہوار۔ اگر ایک خاندان سے دو بھائی ہوں تو ۳ر فی کس ہوں گے فیس اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گرد و گول اور بوٹ وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک گرد و گول ۱۵ سے ۲۰ تک۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ ۔ ۲ر۸
غیر ممالک سے ۵ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	ہ عہ
پورا کالم	للعہ	ہ عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ر لئے جائینگے مگر کسی اشتہار کیلئے ۱ر سے کم نہ لیا جائیگا

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے۔ خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۴) بعض نامہ نگار خط و خطوط نظم و نثر ملا کر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صاف و واضح ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے لیکر ۲ تک۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ضلع یوپی سے طلب کر سکتے ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی براؤن چھپا